

## 175748-اگر گھر کا سربراہ قربانی نہ کرے تو کیا عورت اپنی اور اہل خانہ کی طرف سے قربانی کر سکتی ہے؟

سوال

سوال: اگر گھر کا سربراہ بلاوجہ عید کے موقع پر قربانی نہ کرے تو کیا اس کی الہیہ کسی اور شخص کو قربانی خرید کر اپنے گھر والوں کی طرف سے ذبح کرنے کا کہہ سکتی ہے؟ اور کیا ایسا کرنے سے قربانی ہو جائے گی؟ مجھے امید ہے کہ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں گے۔

پسندیدہ جواب

عید کے موقع پر قربانی کرنا ایک عبادت ہے اور شریعت نے اس کی جانب رغبت بھی دلائی ہے، نیز اس کیلیے مردوخواتین کے درمیان کوئی فرق روانہ نہیں رکھا، اسی طرح شادی شدہ اور غیر شادی شدہ میں بھی کوئی فرق نہیں ہے؛ کیونکہ قربانی سے متعلق جتنی بھی نصوص ہیں ان میں اس قسم کی کوئی تخصیص یا تقدیم نہیں ہے بلکہ وہ تمام کی تمام نصوص عام ہیں جن میں مردوخواتین یکساں شامل ہوتے ہیں۔

چنانچہ اگر کسی خاتون کے پاس مالی حیثیت ہے تو اس کیلیے اپنے مال سے اپنی اور اہل خانہ کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب گھر کا سربراہ قربانی کرنے سے گریزاں ہوں۔

ابن حزم رحمہ اللہ "الحلی" (6/37) میں کہتے ہیں :

"مسافر بھی اسی طرح قربانی کر سکتا ہے جیسے مقیم کر سکتا ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اسی طرح عورت بھی قربانی کر سکتی ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(وَأَنْعَوْا نَسْرِيْر)

ترجمہ : نیکی کے کام کرو۔

اور قربانی بھی نیکی ہے، نیز جن افراد کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے ان سب کو نیکیوں کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ انہیں نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے، اسی طرح ہم نے قربانی سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے فرمانیں بھی ذکر کیے ہیں ان میں سے کسی میں بھی قربانی کی نسبت دیباتی، شہری، مسافر، مقیم، مردیا عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، لہذا قربانی کو ان میں سے کسی کے ساتھ خاص کرنا باطل ہے جائز نہیں ہے "انتہی مختصر"

اسی طرح "الموسوعۃ الفقیریۃ" (5/81) میں ہے کہ :

"قربانی کے واجب یا مسنون ہونے کیلیے مرد ہونا شرط نہیں ہے؛ لہذا جس طرح قربانی مردوں پر واجب ہے اسی طرح خواتین پر بھی واجب ہے؛ کیونکہ قربانی واجب یا مسنون ہونے کے تمام دلائل میں مردوخواتین یکساں شامل ہیں" انتہی مختصر۔

اس بنا پر : اگر گھر کا سربراہ قربانی کرنے سے گریزاں ہے تو یہوی خود بھی قربانی کر سکتی ہے، یا کسی شخص کی ذمہ داری لگادے جو اس کی طرف سے قربانی خرید کر ذبح کر دے، چاہے خاوند کو اس کا علم ہو یا نہ ہو، چاہے خاوند اس چیز کی اجازت دے یا نہ دے؛ کیونکہ قربانی کرنا مردوخواتین سب کیلیے یکساں سنت ہے، لہذا اگر خاوند قربانی نہ کرے تو یہوی یہ کام کر سکتی ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے : (اگر یہ کام کرے تو یہ کام کر سکتی ہے)

احمد (17216) ابو داود : (نیز ابیانی نے اسے "صحیح ابو داود" میں حسن کیا ہے۔)

اسی طرح خطیب شریین رحمہ اللہ "العدۃ" کے مؤلف سے نقل کرتے ہیں کہ :  
"اگرگھر کے افراد کئی ہوں تو قربانی کرنا سنت کفایہ ہے، چنانچہ پورے گھر میں سے کوئی ایک فرد بھی قربانی کر لے تو سب کی طرف سے ہو جائے گی، بصورتِ دیکھ سنتِ عین ہو گی" انتہی  
"معنی الحجاج" (6/123)

واللہ اعلم.